تبصرے

(۱) قرآن ازم حصہ مکی جلد اول ضخامت ۲۸۶ صفحات ۔ قیمت مجلد چھ روپیہ
(۲) قرآن ازم حصہ مدنی جلد اول ضخامت ۴۰۳ صفحات ۔ قیمت مجلد دس روپیہ
از جناب غلام احمد صاحب تقطیع کلاں ۔ کتابت وطباعت معمولی ۔ پتہ: دار الاشاعت قرآن ازم سلطان پور حیدر آباد ۔ ۲ ۔ آندھرا پردیش

جناب مصنف نے کتاب کے پیش لفظ میں بتایا ہے کہ وہ چالیس برس سے زیادہ سے قرآن مجید میں غور اور تدبر کر رہے ہیں اور اُن کے نتائج کو یادداشتوں کی صورت میں محفوظ کرتے رہے ہیں ۔ مذکورہ بالا دونوں کتابیں انہی یادداشتوں پر مبنی ہیں ۔ قرآن مجید سے شغف اور اس میں تدبر کی توفیق ایک عظیم نعمت خداوندی ہے اور دونوں کتابوں سے اندازہ بھی ہوتا ہے کہ واقعی اس کی ترتیب میں کافی محنت اٹھائی گئی ہے ۔ لیکن اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ کھٹکتی ہے کہ مصنف نے اپنے نام کے ساتھ امی لکھا ہے یہ وہ لقب ہے جو قرآن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور اُمت میں آج تک کسی نے اس لفظ کو اپنے نام کے ساتھ لکھنے کی جرأت نہیں کی ۔ پھر اس کتاب کا نام بھی عجیب و غریب ہے قرآن کے ساتھ ازم کی ترکیب نہایت بھدّی بھی ہے اور قرآن کی اصل حیثیت کے منافی بھی ۔ اس کے علاوہ مصنف نے صفحہ صفحہ پر اپنے افکار و خیالات جس ادعاء و تحدّی کے لب و لہجہ میں بصیغہ انا پیش کئے ہیں وہ کم از کم ایک خادم قرآن مسلمان کے شایان شان ہرگز نہیں ہے ۔ اس سے قطع نظر کتاب میں جگہ جگہ آزادی فکر کی تلقین و تحسین بڑے زور سے کی گئی ہے ۔ لیکن اس آزادی فکر نے خود مصنف کو کہاں پہونچایا ہے؟ اس کا اندازہ اس سے ہوگا کہ وحی کی حقیقت موصوف کے نزدیک یہ ہے کہ "ایک ملکوتی قوت کے ذریعہ قلب رسول پر کوئی اشارہ کیا جاتا ہے ۔ یا اُس کے فکر و فہم میں وحی الٰہی کے نقوش ظاہر ہوتے ہیں" ص ۱۰۳ (مکی) اصل دین موصوف کے نزدیک نماز ۔ روزہ حج اور

زکوٰۃ نہیں ہو بلکہ "تکمیل معاہدات - جہاد - قتال - انفاق - عمل صالح خصوصًا حصول اقتدار - انہیں چیزوں کا اصل دین ہونا قرآن حکیم سے واضح ہے" ص ۹۵ (مدنی) نجات کا مفہوم اقتدار ہو اور جن لوگوں کو غیر ناجی کہا گیا ہو تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ اقتدار سے محروم ہیں" ص ۹۴ (مدنی) مومن - کافر - مشرک اور منافق وغیرہ لفظوں کا کوئی متعین مفہوم نہیں ہو بلکہ نبوت کے مکی دور میں ان الفاظ کے جو معانی اور تصورات تھے وہ مدنی دور میں بدل گئے" (ایضًا) شعائر اللہ موصوف کے نزدیک سب مذہبوں کے رسوم و عبادات ہیں، چنانچہ اہل ہنود کے مناسک یاترا بنارس وغیرہ شعائر اللہ ہیں اور یقینی ہیں" ص ۹۷ (مدنی) اس کے علاوہ بہت سی باتیں وہ ہیں جو ایک حد تک صحیح ہیں لیکن مصنف ان میں بھی انتہا پسندی اختیار کر کے راہِ حق سے منحرف ہو گئے ہیں - مثلاً توحید کے متعلق یہ کہنا کہ" قرآن کی توحید یہ نہیں ہو کہ دیوتاؤں اور بتوں کے آگے سجدہ نہ کرے ....
بلکہ اصل توحید تو یہ ہے کہ سوائے ایک ذات واحد (؟) کے کسی کی غلامی قبول نہ کی جائے اور شخصیت پرستی کے بتوں سے بغاوت کی جائے - ص ۱۰۵ (مکی) یا مثلاً تلاوت قرآن کی نسبت یہ فرمانا کہ اگر تلاوت بغیر سمجھے بوجھے اور عمل کے بغیر ہے ص ۴۳ (مکی)، تو اس کا ہرگز کوئی ثواب ہی نہیں ہو" غرض کہ یہ ہے مصنف کا وہ فکر جس کی روشنی میں وہ دین و شریعت - حشر و نشر - ثواب و عتاب - شہدا کی زندگی - شفاعت - طلاق اور غلامی وغیرہ مسائل کے متعلق فیصلہ کرتے چلے گئے ہیں - یہ عجیب بات ہو کہ قرآن جس پیغمبر برحق پر نازل ہوا اور جس کی نسبت قرآن میں خود فرمایا گیا لتبیننه للناس - اس نے خود کسی آیت کا مطلب کیا سمجھا اور اس سلسلہ میں کیا احکام دیئے اور صحابہ نے ان احکام کی تعمیل کس طرح کی ؟ مصنف کو ان سب چیزوں سے کوئی واسطہ نہیں رہا - اور ان سب سے بے نیاز ہو کر قرآن کی من مانی تاویلات کرتے چلے جاتے ہیں اور اس سلسلہ میں اپنی ذات کے ساتھ حسن ظن کا یہ عالم ہے کہ قرآن نے حضورؐ کو امی کہا تو مصنف بھی اپنے آپ کو امی لکھتے ہیں حالانکہ حضورؐ کو امی کہنے کی وجہ یہ تھی کہ لا تخطه بیمینک" اور ادھر مصنف ایڈوکیٹ ہیں - کئی کتابوں کے مصنف اور صاحب قلم ہیں - علاوہ ازیں خدا نے قرآن کی زبان کو "عربی مبین" کہا تھا تو مصنف نے اپنی زبان کو "اردوئے مبین" کا لقب دیا ہو اور یہی نہیں بلکہ وہ اپنی ان دونوں کتابوں کو

"قرآن اردوئے مبین" کہتے ہیں۔ دیکھئے ص ۱۰۰ (مکی) پھر معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کو زبان پر قدرت بھی نہیں ہے۔ طرزِ بیان بہت الجھا ہوا اور گنجلک ہے۔ بہرحال کتاب میں کچھ مفید باتیں اور قابل قدر معلومات بھی ہیں۔

غالب ۔ از ڈاکٹر خورشید الاسلام۔ تقطیع متوسط ضخامت ۲۸۴ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر قیمت چھ روپیہ۔ پتہ:- انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڈھ۔

مرزا غالب اور ان کی شاعری پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ اربابِ فکر و نظر نئے نئے زاویۂ نگاہ سے مرزا کے کلام کا جائزہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ اس کتاب میں لائق مصنف نے شاعر کے پچیس برس کی عمر تک کے کلام کا دقّت و امعانِ نظر سے اس کا مطالعہ کر کے ان اثرات کا کھوج لگانے کی کوشش کی ہے جو مرزا نے فارسی کے شعرائے متاخرین شوکت بخاری۔ اسیر۔ بیدل۔ غنی کاشمیری ناصر علی اور اردو میں میر و سودا اور ناسخ کے کلام کا مطالعہ کر کے قبول کئے تھے۔ یہ اثرات کیا تھے؟ اور مرزا نے انھیں کیوں قبول کیا؟ موصوف نے اس پر مفصل اور محققانہ کلام کیا ہے۔ کتاب چار ابواب اور دو ضمیموں پر شامل ہے۔ پہلے باب میں مرزا کے خاندانی اور ذاتی حالات کا مختصر تذکرہ ہے۔ دوسرے میں فارسی اور اردو کے مذکورۂ بالا شعراء کی خصوصیات کلام اور مرزا کے ابتدائی کلام پر ان شعراء کے اسالیب کا اثر دکھایا گیا ہے۔ تیسرے باب میں اس پر گفتگو کی گئی ہے کہ تمثیل۔ خیال بندی اور مناسبات لفظی جو ان شعرائے عہدِ زوال کے خصوصیات کلام ہیں ان کا اس دور کے سیاسی اور سماجی حالات سے کیا تعلق ہے؟ چوتھا باب جس کا عنوان غالب کا کارنامہ ہے اس میں غالب کے ان احساسات و رجحانات کا جائزہ لیا گیا ہے جو شاعری اور عمر کے اس دور میں انھیں پیش آتے رہے۔ آخر میں دو ضمیمے ہیں پہلے میں مرزا کے ان اشعار کا انتخاب ہے جن سے مختلف شعراء کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اور دوسرے ضمیمہ میں ان لفظوں اور تلازموں کی فہرست ہے جو مرزا کی اس عہد کی شاعری میں بار بار کثرت سے مستعمل ہوئے ہیں۔ عام ادبی مباحث کی طرح اس کتاب کے مباحث بھی ظن و قیاس پر مبنی ہیں اس لئے جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کی نسبت قطعیت کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ